14۔ ایوب عباسی ۔۔۔ رشید احمد صدیقی

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 126: ○ **ارزاں:** سستا ○ **ناگزیر:** ضروری ○ **نعائم فطرت:** قدرت کی نعمتیں ○ **اس درجہ:** اس قدر ○ **ناقابل التفات:** جو توجہ کے قابل نہ ہو ○ **گھل مل جانا:** بہت محبت ہو جانا ○ **رخصت ہونا:** چلے جانا ○ **ناقابلِ بیان:** جو بیان کے قابل نہ ہو ○ **نایاب:** نہ ملنے والا، جو میسر نہ ہو ○ **بظاہر:** ظاہری طور پر ○ **توڑ جوڑ:** سازش ○ **خوش پوشاک:** اچھا لباس پہننے والا ○ **خوش گفتار:** اچھی گفتگو کرنے والا

صفحہ نمبر 127: ○ **رنگین و رعنا:** شوخ اور خوبصورت ○ **سیاہ فام:** کالے رنگ والا ○ **نحیف الجثہ:** کمزور جسم والا ○ **پست قد:** چھوٹے قد والا ○ **چیچک رو:** جس کے چہرے پر چیچک کے نشان ہوں ○ **بدہیئتی:** بدصورتی ○ **دل آویز:** دل کو اچھا لگنے والا ○ **برت لے:** میل ملاقات کر لے ○ **دخیل تھے:** داخل تھے ○ **بے دست و پا:** بے سہارا ○ **الم:** دُکھ ○ **پیکرِ حقیر:** کمزور آدمی ○ **دلسوزی:** ہمدردی ○ **خود سپاری:** خود کو دوسروں کے لیے وقف کر دینا ○ **بے کراں:** جس کی کوئی حد نہ ہو ○ **بیش قیمت:** بہت قیمتی ○ **ودیعت:** عطا ○ **جان چھڑکنا:** بہت زیادہ محبت کرنا ○ **خاطر میں نہیں لاتے:** پروا نہیں کرتے، اہمیت نہیں دیتے ○ **جملے سر کرنا:** جملے بازی کرنا ○ **مسرت:** خوشی ○ **رنج:** دُکھ ○ **تسکین:** سکون، ○ **تقویت:** طاقت ○ **سراپا:** سر سے پاؤں تک، ○ **تک رہے ہیں:** دیکھ رہے ہیں ○ **احتمال:** خدشہ، اندیشہ ○ **بھانپ کر:** اندازہ لگا کر ○ **سدباب:** تدارک، خاتمہ ○ **کانوں کان خبر نہ ہو:** بالکل پتا نہ چلے

صفحہ نمبر 128: ○ **بہ ذاتِ خود:** اپنے طور پر ○ **عہدہ برآ ہونا:** ذمہ داری پوری کرنا ○ **خاطر خواہ:** حسبِ توقع، اُمید کے مطابق ○ **بگڑتے تھے:** ناراض ہوتے تھے ○ **سخت سست کہنا:** برا بھلا کہنا ○ **ملگجی:** مٹی کے رنگ کی ○ **مشغول و منہمک:** متوجہ اور مصروف ○ **بالخصوص:** خاص طور پر ○ **اعزہ:** عزیز کی جمع، رشتے دار، ○ **بلاخوف تردید:** تردید کے ڈر کے بغیر ○ **مشغولیتیں:** مصروفیات، ○ **تعجب:** حیرانی ○ **حواس بجا ہونا:** حواس اپنی جگہ ہونا، حواس درست ہونا ○ **کلمات:** باتیں

صفحہ نمبر 129: ○ **سیرت:** کردار، زندگی گزارنے کا انداز ○ **نادر:** منفرد، نایاب ○ **پرافتخار:** فخر سے بھرپور ○ **عزت آمیز محبت:** ایسی محبت جس میں عزت بھی شامل ہو ○ **تسکین:** سکون ○ **اطمینان بخش:** تسلی بخش ○ **استعداد:** صلاحیت ○ **صلہ:** بدلہ ○ **معاوضہ:** اُجرت ○ **یکساں:** ایک جیسا ○ **تن دہی:** محنت ○ **بیرا:** ہوٹل کا خدمت گار ○ **بھنگی:** جھاڑو دینے والا ○ **بہشتی:** ماشکی ○ **براہِ راست:** سیدھے راستے سے، کسی وسیلے کے بغیر ○ **سابقہ پڑنا:** واسطہ پڑنا ○ **اسٹرائیک:** ہڑتال ○ **طرزِ عمل:** رویہ ○ **صلیبِ احمر:** ریڈ کراس ایک عالمی تنظیم، جو جنگ اور ناگہانی آفات میں خدمات انجام دیتی ہے، ہلالِ احمر ○ **حتی المقدور:** جہاں تک طاقت ہو، جتنا ممکن

ہو سکے ○ قضیہ : معاملہ، جھگڑا ○ تذکرہ: ذکر ○ مداوا: علاج

صفحہ نمبر 130 : ○ کشادہ دلی: دل کی وسعت، دل بڑا ہونا ○ درپے رہتے : تیار رہتے ○ غم غلط کرنا: دُکھ دُور کرنا ○ جی بہل جائے: طبیعت خوش ہو جائے ○ یک بیک: ایک دم، اچانک ○ آبدیدہ ہو گئے: رونے لگے ○ تامّل: سوچ بچار ○ دنایت: نالائقی، کمینہ پن ○ شقاوت: بدبختی، بے رحمی ○ بددل نہ ہوں: دِل بُرا نہ کریں ○ نیک نام: اچھی شہرت والا، معزز ○ فیاضی: سخاوت، ○ اغیار: غیر کی جمع، پرائے ○ مسرور: خوش ○ بافراغت: خوش حال ○ انگاروں پر لوٹنا: شدید تکلیف محسوس کرنا ○ نکما پن: نالائقی ○ حربہ: تدبیر، ہتھیار ○ غاصب: غصب کرنے والا، ناجائز قابض ○ قبضہ مخالفانہ: وہ قبضہ جو مخالفت کی وجہ سے کیا گیا ہو ○ بہ صورتِ دیگر: دوسری صورت میں ○ ناکارہ: نکما، ○ ناموری: شہرت، ○ اذیت: تکلیف ○ جائے قیام: ٹھہرنے کی جگہ ○ شکرگزاری: شکریہ ادا کرنا ○ عالم: کیفیت، حالت ○ طاری ہونا: ظاہر ہونا، چھا جانا ○ ملنساہٹ: شرافت

صفحہ نمبر 131 : ○ بہ زعم خود: اپنے خیال میں ○ معقول: عقلمند ○ متعارف کرایا: جان پہچان کرائی ○ دُوراز کار: بے کار ○ برخود غلط: اپنے متعلق غلط رائے رکھنے والا ○ دال ہیں: دلیل ہیں ○ بھدی: بری ○ تحت شعور: شعور سے نیچے کی سطح ○ ہرج: نقصان ○ تعجب: حیرت ○ تُک: جواز، اپنی طرف سے بنائی ہوئی بات ○ بے تکلف دوست: انتہائی قریبی دوست ○ ردوقدح: بحث تکرار ○ نوعیت: قسم ○ دریافت کرنا: پوچھنا ○ اوڑھا ڈھکا کر: حفاظت کے ساتھ ○ جتن: کوشش ○ تشویش: خطرہ، ڈر ○ مرض الموت: موت کی بیماری، وہ بیماری جو جان لے کر جائے

صفحہ نمبر 132 : ○ نزع: جان نکلنے کی کیفیت ○ عمائدین: معززین، اہم لوگ ○ ہجوم: بھیڑ ○ خانساماں: روٹی پکانے والا، ○ خوانچے والے: چھابڑی لگانے والے ○ بہتوں کے: بہت سوں کے ○ سپردِ خاک کیا گیا: مٹی کے حوالے کیا گیا، دفن کیا گیا ○ گریہ: رونا ○ گلوگیر ہونا: رونے سے گلا بند ہو جانا ○ غم نصیب: جس کی قسمت میں غم لکھے ہوں ○ دردناک: درد والی ○ صدا: آواز ○ واجب الادا: جو ادا کرنا ضروری ہو

سبق کا خلاصہ

ایوب عباسی قدرتی نعمتوں مثلاً ہوا، پانی اور روشنی کی طرح تھے جن کی اہمیت کا ہمیں احساس نہیں ہوتا لیکن ان میں سے کوئی میسر نہ آئے تو زندگی دشوار ہو جاتی ہے۔ وہ اتنے اچھے تھے کہ ان کی خوبیاں بیان کرنے کے لیے موزوں الفاظ کا انتخاب بھی ایک مسئلہ ہے۔ وہ زندہ تھے تو اتنے غیر محسوس طریقے سے دوستوں کے کام آتے تھے کہ احساس ہی نہیں ہوتا تھا۔ رخصت ہوئے تو ان کے نایاب اور اہم ترین ہونے کا احساس ہوا۔ وہ دولت مند، ذہین، خوش لباس، خوش گفتار یا شوخ اور حسین شخص نہ تھے بلکہ معمولی آدمیوں سے بھی زیادہ معمولی تھے۔ رنگ کالا، قد چھوٹا، جسم کمزور اور چہرے پر چیچک کے داغ تھے۔ اس بدہئیتی کے باوجود ان کی

خوبیوں نے انہیں دلاویز بنادیا تھا ان کی موت پر ہم سب کو یکساں رنج وغم ہے۔ ان کی شخصیت میں دردمندی کا قیمتی خزانہ تھا۔

مجھ پر میرے خاندان اور دوستوں پر جان چھڑکتے تھے۔ ہر خوشی اور غم کے موقع پر موجود رہتے۔ خوشی کا موقع ہوتا تو جملے بازی کرتے۔ غم کا موقع ہوتا تو بالکل خاموش ہو جاتے۔ تعزیت کا ایک لفظ تک زبان سے ادا نہ کرتے تھے۔ میرے مزاج آشنا تھے جن باتوں سے مجھے تکلیف یا دل آزادی کا احتمال ہوتا ان کا سد باب مجھے بتائے بغیر کر دیا کرتے تھے۔

ہم دوست چاہتے تھے کہ ہاتھ پیر ہلانے نہ پڑیں اور ایوب سب کام کر دیں۔ اپنی غلطی سے کسی ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تو ہم ایوب پر برستے تھے۔ بمشکل پانچ فٹ قد کے ایوب معمولی ملگجی شیروانی پہنتے۔ ٹوٹا پھوٹا جوتا اور گلے میں میلا سا مفلر لپٹا ہوتا تھا۔ ان کا گھر سال بھر تھرڈ کلاس کا مسافر خانہ بنا رہتا تھا۔ عزیزوں اور دوستوں کے جتنے لڑکوں کو ایوب نے اپنے گھر میں رکھ کر، اپنے خرچ سے علی گڑھ میں تعلیم دلوائی اتنا کسی اور شخص سے ہوا ہے نہ آئندہ ہو سکے گا۔ گھر میں طالب علموں کا ہجوم ہوتا اور وہ سب کے کھانے پینے اور ضرورتوں کا خیال رکھتے۔ آفس کا کام اور دوستوں کا کام انہیں ہر دم مصروف رکھتا ہم حیران ہوا کرتے تھے کہ وہ کیسی زندگی گزار رہے ہیں۔ کوئی دوست بیمار ہوتا تو ہر رات دن تیمارداری کے لیے موجود رہتے۔ پاؤں دبانے سے سر میں تیل ڈالنے تک، ہر طرح کی خدمت کرتے، مریض اپنے چڑچڑے پن کی وجہ سے تخت سست بھی کہتا تو شکوہ نہ کرتے۔ صحت یاب ہونے کے بعد بھی لوگ شکریہ ادا کرنے کے بجائے ان کو برا بھلا کہا کرتے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا ان سے عزت آمیز محبت کرنے میں لطف محسوس کرتا تھا۔ ایوب سے محبت یا ان کی عزت نہ کرنے سے یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہم میں شریفانہ جذبات اور احساس ذمہ داری نہیں۔ رہے ایوب تو انہوں نے عمر بھر کبھی نہیں سوچا کہ ان کی خدمات کا کوئی صلہ بھی مل رہا ہے یا نہیں۔

پرووسٹ کے دفتر میں اہم عہدے پر ہونے کے باعث ان کا سابقہ ہر طبقہ کے لوگوں سے پڑتا تھا۔ وہ طلبا کے خاندانی حالات سے آگاہ رہتے تھے اور طلبا انہیں اپنا بزرگ اور خیر خواہ سمجھتے تھے۔ یونیورسٹی میں سٹرائیک ہوتی تو طلبا کسی کی نہ سنتے تھے لیکن ایوب کا احترام برقرار رہتا تھا۔ ایوب یونیورسٹی کے معاملات اور تنازعات سے خود الگ رہتے اور اپنے دوستوں کو الگ رکھنا چاہتے تھے۔ کبھی کبھار اپنے خاندانی معاملات کا تذکرہ چھیڑتے۔ رشتے داران کی شرافت اور کشادہ دلی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے جس کا انہیں غم تھا۔ ایک روز اپنے عزیزوں کے برے رویے کا ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے۔ میں نے کہا بددل نہ ہوں آج کل لوگ غیروں کو خوش حال دیکھ کر فخر کرتے ہیں لیکن اپنوں کو کھاتا پیتا دیکھ کر حسد کرنے لگتے ہیں۔ نکمے پن کو اپنی خوبی اور کھاتے پیتے عزیز کو غاصب سمجھتے ہیں جس نے ان کے حصے کی نعمتوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ نہیں سوچتے کہ اس نے خوشحالی اور ناموری پانے کے لیے کتنی محنت کی ہے۔